اشاعۃ السنۃ النبویۃ

على صاحبها الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول و دوم — جلد چہارم

معہ

ضمیمہ متضمن رسائل مبتدعین اہل السنۃ

بابت صفر و ربیع الاول ۱۲۹۸ھ مطابق جنوری و فروری ۱۸۸۱ء

شرح قیمت و غیرہ امور متعلق رسالہ

نمبر	مقدار قیمت	تفصیل خریداران شرح مراتب	قیمت سالانہ بابت رسالہ	قیمت سالانہ بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للوعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عالی اغنیا، و لائبریری و سوسائٹی ہا	عـہ	نے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	نے ؍	۱۲ؕ؍ ۸
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکہیں اور رسالہ پیشگی داخل کرین	ملے	۱۲؍
۵	للاہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکہیں مگر علمیت رکہیں اور اشاعت کرین	دعا خیر [illegible]	دعا خیر

یہہ ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ ملسکیگا - اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے - لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب آگاہی ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کا اجراری ممکن ہے —

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلادرخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اُسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین - جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہ ہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کر دین -

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ مناسب ہے -

راقم ابوسعید محمد حسین - لاہور محلہ سید مٹھہ

مطبع ... [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اختتام سال گذشتہ و آغاز سال آیندہ

بحمد اللہ والمنۃ کہ اشاعۃ السنۃ کا تیسرا سال ختم ہوا اور سال چہارم شروع ہوا۔

سال سوم میں اس رسالہ نے عمدہ آثار کا جلوہ دکھایا ہے اور ایک عجیب خوش نما نیا رنگ پکڑا ہے اور قوی اثر اسکا اس سال میں یہہ ظاہر ہوا ہے کہ اس نے اپنے مقابل تہذیب الاخلاق کو بالکل ساکت کر دیا ہے اور جو وہ اس سے پہلے سال کچھہ کچھہ اسکے مقابلہ میں چون وچرا کرتا تہا اس سے بہی روک دیا اسکی وجہہ گو بعض بے علم و بے انصاف مقلدین تہذیب الاخلاق یہی سمجھتے ہون کہ تہذیب الاخلاق اسکو مخاطب صحیح نہین سمجھتا اور اسکے مضامین کو لایق تعرض وجواب نہین جانتا۔ مگر اہل علم و انصاف (انہی کے ہم خیال کیون نہ ہون) خوب جانتے ہین کہ یہہ ستر انہ بے چادری ہے اور یہہ سکوت از درماندگی ست

نہ از نداشت تاب صالِ پری رخان
گنجے گرفت ترس خدا را بہانہ ساختند

اور اگر یہہ سکوت لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنۃ کے سبب ہوتا تو پہلے سے وہ لایق خطاب کیون سمجہا جاتا اور تہذیب ماہ جمادی الاولی والثانیہ ورجب وشعبان سنہ ۱۲۹۶ھ مین صراحۃً اور پرچہ ذی قعدہ سنہ ۹۶ وغیرہ مین اشارۃً کیون مشرف بخطاب کیا جاتا۔ اسکو ایک مدت تک مخاطب بنا کر پہر خطاب ترک کرنا اس بات پر کامل دلیل ہے کہ آپ کو اسکی مقاومت کا حوصلہ نہ رہا۔ اور اسکے پر زور عقلی و نقلی دلایل کے معارضہ سے عاجز ہو کر سپر یا شمشیر کو ہاتہ سے ڈالنا پڑا آخر آپ نے اس نصیحت پر عمل کیا

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق خطاب و تعرض جناب تہا تو آپ نہ سہی کوئی اور ہی آپ کے اتباع و ذریات سے (جو ہمیشہ سے اسکو اخبارون کے ضمن مین اور نیز خارج از بحث مین مخاطب فرماتے ہین اور طعن و تشنیع و سب و شتم سے اپہرے دنے جاری رکہتے ہین) اسکے کسی مسئلہ سے تعرض کرتا اور مطلب کی بات کا جواب دیتا۔

ان لوگون کے خطاب و تعرض نے اس رسالہ کو

لایق خطاب ہونیکا تو سرٹیفکیٹ دیدیا۔ پہر اگرچہ حوصلہ جواب نہا تو مطلب کی باتون کا (جنمین بہہ بڑے سخت اور فاش امور مین جناب مخاطب کو ملزم کیا گیا ہے اور سر بسر باہم انکو اصول اسلام (توحید نبوت معاد وغیرہ) مین مخالف اسلام بنایا گیا ہے کیون جواب نہ دیا۔ اور کچہہ ہاتہہ مین نہ تہا تو لعنۃ اللہ علی قائلہا و معتقدہا کو ہی پیش کر دیا ہوتا۔ جو مولانا حاجی سید علی بخش خان صاحب کے جواب و مقابلہ مین پیش کیا گیا تہا۔ ہمنے دو برس کے عرصہ مین اشاعۃ السنہ کے جواب مین بیسیون مضامین کو اخبارون مین ملاحظہ کیا مگر مطلب کی بات کے جواب مین کبہی کسیکا دو سطری مضمون نہ پایا جو مضمون دیکہا اسی قسم کا دیکہا کہ تم ایسے ہو (طامع دنیا خود پسند خود نما وغیرہ وغیرہ) اور تمہارا رسالہ ایسا ہے (لڑکون کا طالب دقیانوسی الفاظ (عربی) کا متضمن انگریزی علوم سے عاری وغیرہ وغیرہ) اور اگر انمین سے بڑے حضرت سے لیکر چہٹہ بہیون تک کسیکے ہاتہہ مین کسی مطلب کی بات کا جواب ہوتا تو وہ کس دن کے لئے چہپا رکہنا تہا۔ اس سے بہی صاف یقین ہوتا ہے کہ ان سب کا سکوت تعرض مضامین مقصودہ اشاعۃ السنہ سے ستر بی بی از بے چادری کا مصداق ہے۔ لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنۃ کے سبب سے نہین ہے۔ اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق توجہہ و خطاب نہ ہوتا تو تہذیب الاخلاق کے قدیمی معتقدین و معاونین مین وقعت نہ پاتا حالانکہ وہ حضرات اس رسالہ کی بڑی قدر کرتے ہین اور بڑے شوق سے اسکو خریدتے اور ملاحظہ فرماتے ہین۔ پہر بعضے (جو محض مقلد تہذیب الاخلاق نہین ہوتے) بعد ملاحظہ اشاعۃ السنہ خیالات تہذیب الاخلاق سے رجوع کر کے اعتقادات قدیمہ اسلام پر قایم و مستحکم ہوتے جاتے ہین اور بعضے جو محض تہذیب الاخلاق کے مقلد ہین یا اسکی محبت مین †حبك للشیٔ یعمی و یصم کے مصداق ہو رہے ہین اگرچہ خیالات تہذیب کو چہوڑ نہین سکتے مگر قوت و صفائی جوابات اشاعۃ السنہ کو دیکہکر اتنا تو ضرور کہہ دیتے ہین کہ فلان مسئلہ مین اشاعۃ السنہ نے تہذیب الاخلاق کا جواب خوب ادا کیا ہے میرے پاس اس مضمون کے کئی خط موجود ہین کوئی طالب سند و دلیل ہوگا تو ان خطوط کو پیش کیا جاویگا اس سے بہی صاف ثابت ہوتا ہے کہ بڑے حضرت یا انکی ذریت اس رسالہ

† تیرا کسی چیز کو چاہنا اندہا اور بہرا کر دیتا ہے یعنی اسکے عیب کو دیکہنے اور سننے نہین دیتا۔

کی نااہلی کے سبب سے جواب و خطاب سے ساکت نہین ہین۔ یہہ سکوت اس رسالہ کے پر زور دلایل کا اثر ہے ؂

بعض مقلدین جناب جو غالبًا تہذیب الاخلاق وغیرہ تصانیف جناب کو دیکھتے بہی نہ ہونگے اس سکوت کی یہہ وجہہ بیان کرتے ہین کہ آپکو بروش اہل یوروپ عمومًا بحث و جدال سے طبعی نفرت ہے، اشاعۃ السنۃ کیا آپ کبہی کسی سے مخاطب نہین ہوتے اور بحث و جواب کی چال ہی نہین چلتے۔ مگر یہہ بات ناظرین تہذیب الاخلاق قدیم و جدید و علیگڈہ انسٹیٹیوٹ کے سامنے چل نہین سکتی۔ تہذیب قدیم مین کئی اشخاص سے آپکا خطاب و جواب موجود ہے اور تہذیب جدید کے ابتدائی پرچون مین خود یہی ہیجمدان حضور (ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ) مخاطب ہو چکا ہے† اور علیگڈہ انسٹیٹیوٹ مین اکثر جزوی امور مین آپ کی لوگون سے چہیڑ چہاڑ رہتی ہے۔ چنانچہ آجکل پنجاب یونیورسٹی کالج کے باب مین آپکی بحث ہو رہی ہے پہر یہہ بات کہ بحث و جدال سے آپ کو عمومًا نفرت ہے بجز نافہمی قایل کیا نتیجہ بخشتی ہے۔ اور حق یہہ ہے کہ آپ بحث و جدال کی طرف بدل مایل ہین اور جواب و سوال سے ہمیشہ سے شایق و قایل۔ مگر عقلمند مین چادر دیکہکر پاؤن پسارتے ہین جہان مجال سخن نہین پاتے وہان سکوت اختیار کرتے ہین اور اس نصیحت پر کاربند ہو جاتے ہین ؂

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن۔

اور آپکے اتباع و ذریات جو اشاعۃ السنۃ سے بکہی اور خارج از بحث باتون مین چہیڑ چہاڑ رکہتے ہین عقل سے عاری ہین اور یہہ سمجہتے ہین کہ مطلب کی بات کا جواب نہ سہی سب و شتم و طعن و تشنیع کا وجہہ تو اشاعۃ السنۃ پر پڑتا ہے جیسے کسی زیرک تیلی نے کم عقل جاٹ کو کہا تہا کہ جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کہاٹ۔ اُسنے اُسکے جواب مین کہا تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو اس عقلمند نے کہا میان قافیہ تو نہ بنا اُس نے جوابدیا کہ قافیہ نہ بنا تو خیر تو بوجہہ سے تو مریگا۔

الحاصل اس سکوت کی وجہہ نہ اشاعۃ السنۃ کی نااہلی ہے اور نہ آپ کی کم گوئی اور بحث و جدال سے کنارہ کشی بلکہ یہہ اشاعۃ السنۃ کی قوت بیانی اور انکے عقلمند ہونے کا اثر ہے۔ اس اثر کی صداقت پر ایک یہہ بہی کامل شہادت پائی جاتی ہے کہ اشاعۃ السنۃ تہذیب الاخلاق کے مضامین تمام تیر کرر رہا ہے،

† ایکے سوال اور جواب بہی مباحثہ جناب اسمین موجود ہے۔ ایک ناصح مشفق نے آپسے کہا تہا کہ اگر آپکو خیر خواہی قومی کا جوش ہے تو تحصیل علم کی ترغیب مین جس قدر منظور ہو تحریر کیجیے یہہ کیا ضرور ہے کہ وجود ملایکہ پر بحث کرکے بے سبب اہل اسلام کی دل شکنی کیجاوے آپنے اس ناصح کو نکتہ چین بنایا اور اسکا جواب پرچہ تہذیب جمادی الاول [illegible] صفحہ [illegible] مین مضمون بعنوان [illegible] لکہا جسمین کوئی دقیقہ کثرت لفظی و معنوی کا فروگذاشت

تہذیب الاخلاق کی دعوت ہوا نفوس عامہ کے موافق ہے کیونکہ وہ لوگون کو یہہ سکھاتا ہے ۵ نہ کبہہ روزہ نہ مر بہو کہا نہ جا مسجد نہ دے سجدہ وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیا جا اور یہہ سناتا ہے کہ قیامت کے دن حسبو سنمان نے ہوا بنار کہا ہے نہ کوئی جسمانی دوزخ ہے نہ بہشت نہ ظاہری حساب کتاب کسی نبی یا کتاب آسمانی کا ماننا شرط نجات ہے نہ کسی حکم مذہبی کا پابند ہونا۔ اور اشاعۃ السنۃ کی دعوت اسکے برخلاف ہے وہ یہ کہتا ہے کہ جزوی و کلی و عملی و اعتقادی و دینی و دنیاوی امور مین کتب و تعلیم انبیاء کا پابند ہونا ضروری ہے اور ایک آن بہی قید شریعت سے باہر ہونا موجب ہلاکت ہے۔ جو کسی ایک نبی یا کسی کتاب آسمانی یا کسی حکم مذہبی نماز روزہ حج زکوۃ سے انکاری ہوگا وہ ابد الآباد دوزخ مین جلیگا جسکے آلام کا خارجی وجود محقق ہو چکا ہے۔ باایں ہمہ اشاعۃ السنۃ عامہ خلایق پر وہ اثر کر رہا ہے کہ تہذیب الاخلاق کا وہ اثر نہین ہے۔ تہذیب سے غالباً آزاد منش اور متبعان ہوا نفس بہتے اور متاثر ہوتے ہین اور اشاعۃ السنۃ کا عکس و انعکس پر ہو تو ہے حتی کہ بعض تابعان ہوا نفس بہی اسکی تاثیر سے پابند شریعت ہو جاتے ہین اور اتباع ہوا نفس سے باز آتے ہین اور ظاہر ہے کہ ہوا نفس کیطرف لوگون کو بلانا اور اسمین کامیاب ہو جانا ایسا مشکل اور بڑا بہاری امر نہین ہے جیسا کہ لوگون کو ہوا نفس سے ہٹانا اور قید شریعت مین لانا مشکل ہے۔

اس تاثیر عام سے بہی یہی قیاس مین آتا ہے کہ سکوت مخاطب بہی اسی تاثیر کا اثر ہے اس کا یہہ اثر دیکہکر ہمارے بعض احباب (جن کو مین اپنا ثانی اثنین† اور قوت بازو بلاریب و دین سمجہتا ہون) کی یہہ رائے ہو گئی ہے کہ بس اب نیچریون کو مار لیا اور نیچیر گڈہ کو فتح کر لیا اب ان سے مقابلہ اور مبارزہ کچہہ ضرور نہین ہے ملکہ اب بجائے اسکے اشاعت عام اصول اسلام طرف توجہہ بکار ہے۔ مگر میرے خیال ناقص مین اس رائے کی جگہہ نہین پکڑی اور میرے نزدیک جبتک کہ تہذیب الاخلاق قدیم و جدید و تفسیر تحریر تدریر کی ایک ایک بات کا جو مخالف اصول اسلام ہے جواب نہ ہولے اسکے خطاب و جواب سے سکوت مناسب نہین ہے۔

اگر ہمارا مقصود صرف مخالف پر فتح پانا اور اسکو شکست دینا ہوتو اس دوست کا خیال درست تہا

† اس سے جناب مولوی الفت حسین صاحب سنگارپوری ثم الدہلوی مراد ہین جو ذخیرہ مین ثانی اثنین مولف ہین۔

ہمارا مقصود تو اصول اسلام کی محافظت ادیان
سماوی کی حمیت و حمایت ہے پس جبتک کہ کوئی ایک
بات بھی جناب مخاطب کی (جو اصول اسلام و غیرہ ادیان
سماوی کی مقاوم و مقابل ہے) صفحہ [illegible] پہلا
جواب و ابطال باقی ہے ہمکو سکوت کرنا کب مناسب ہے
ہمارے مخاطب سکوت چاہو یا عدم کی بھی راہ لین
اور اس جہان سے کوچ کر جاوین تب بھی ہم مسلمانونکو
جب تک کوئی صاحب علم انمین رہے انکے کفریات
کے ابطال سے سکوت جائز نہین ہے۔

زمانہ سابق مین فلاسفہ کے خیالات باطلہ نے
یونانی سے عربی زبان مین مترجم ہوکر مسلمانون مین
رواج پایا تو امام رازی نے انکی ابطال و اضمحلال
مین قلم اٹھایا اور انکی ہر ایک باطل بات کو معارض
اسلام ہو یا نہ ہو رد کر دیا جس سے مسلمانون کے عقاید
نے تذبذب سے امن پایا۔ اگر امام رازی اباطیل فلاسفہ
کو رد نہ کرتے تو جو لوگ فلسفہ کے مشغول و مشتغل تھے
فلسفہ کو دین بنا لیتے۔

ہمارے زمانہ مین جناب مخاطب نے فلاسفہ انگلستان
کے باطل خیالات کو انگریزی سے اردو مین ترجمہ
کرا کر شائع کیا ہے۔ پس ہم سب مسلمانون پر واجب
ہے کہ امام رازی کیطرح ہر ایک باطل اقوال و اصولون
جناب کو رد کئے بغیر نہ چھوڑین تا کہ رفتہ رفتہ زمانہ
حیات جناب مین نہ سہی پیچھے ہی فلسفہ انگلستان
مسلمانون کا دین نہ بنجاوے ۔ ہان اسقدر
یہہ بات اپنے اس دلی دوست کی مانتا ہون
کہ بعد اس سکوت و ہزیمت مخاطب کے اب مین انکو
مخاطب نہ کرون اور عام طور پر بلا ذکر نام نامی
جناب کے آپ کی اصول باطلہ کا ابطال عمل مین لاؤن
سو آیندہ بعد اختتام ان مباحث کے جو آپ کے نام نامی
سے شروع ہو چکی ہین (یعنی بحث ولادت مسیح
اور ریویو متعلق رسالہ امام غزالی اور مبحث مذہب
و معاشرت) مین انکو مخاطب کرونگا عام اور
مجمل طور پر اعتقادات و اصول باطلہ فلاسفہ
انگلستان کو انکی تصانیف سے منتخب کرکے اسکا
ابطال بجواب تحریر مین لاؤنگا۔

اس تحریر مین اس تطویل و تفصیل کو جو ابتک
آپکے جواب مین ہو رہی ہے نیز ترک کیا جاویگا اور
مختصر طور پر احقاق حق و ابطال باطل عمل مین آویگا
تفصیل و تطویل مقابل کو گھر تک پہنچانیکے لئے
ہوتی ہے پس جب حضرت کو گھر تک پہنچا دیا اور
اب کوئی ہمارا مقابل نہ رہا تو تفصیل و تطویل سے
کیا کام رہا۔ اس تفصیل و تطویل سے ایک اس امر کا

اظہار بھی مقصود تھا کہ ان خیالات باطلہ کے بطلان پر اس کثرت سے دلایل موجود ہین اور اہلحق کو ان دلایل بیان کی اس وسعت سے استطاعت ہے جسکے سبب یہہ امر بھی دو سال کے عرصہ مین خوب ظاہر ہو چکا۔ اور کس و ناکس پر نہ ور دلایل و بیان اہلحق کا نمایان ہوا تو اس سے وہ مدعا حاصل ہو گیا۔ آیندہ نہایت مختصر بحث ہوا کریگی غالباً ایک ایک نمبر مین کئی کئی مسایل کی صفائی ہوتی جاویگی بتوفیق اللہ العزیز۔

اور ایک اثر اس رسالہ کا سال سوم مین یہہ ظاہر ہوا ہے کہ اسکی خریداری و اشاعت سنین گزشتہ کی نسبت ترقی پر ہے۔ اگر کوئی ایک یا دو شخص کسی شہر کے حب مالی یا نا آشنائی مضامین رونیچرپ کے سبب خرید سے انکاری ہوئے ہین تو اسکے عوض دو چار اور بڑہ گئے ہین۔ اسکی ترقی روز افزون سے ہم امید کرتے ہین کہ یہہ بہت جلد ترقی مین اپنی ہمعصر اخبارون اور رسایل پر فایق ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی —

اور جو خوشنما نیا رنگ اس رسالہ نے سال سوم مین پکڑا ہے وہ یہہ ہے کہ اسکا فرقہ ہا اہل اسلام باہمی مخالفہ سے مقابلہ چھوٹ گیا ہے اور یہہ باہمی اتحاد و التیام کیطرف متوجہ ہو گیا ہے اس سے یہہ مقصود نہین ہے کہ اب اسکو مخالفین فی الفروع سے مسایل فروعی مین اتحاد ہو گیا ہے اور جن مسایل مین وہ اپنے مذہبی بھائیون سے مخالف تھا اور ۱۸۷۷ء سے انہین بحث کر رہا اور اشتہار دے رہا اور ہل من مبارز کا نقارہ بجا رہا تھا انہین وہ اب مخالفین کا تابع ہو گیا ہے۔ کلا و اللہ ایسا ہرگز نہین ہوا۔ وہ جس خیال و جزئی مخالفة پر تھا اب بھی ویسا ہی ہے بلکہ مقصود اس سے یہہ ہے کہ ان مسایل خلافیہ کے اظہار و بیان مین وہ اب کسیکا مقابل و معارض نہین رہا اور اسکو کسیکا الزام و افحام مدنظر نہین رہا۔ وہ اب بھی اپنے مسایل خلافیہ کو بجائے خود ظاہر و مدلل کریگا۔ مگر اسمین کسیکو مخاطب بنا کر اسیر الزام و تشدد کا قصد نہ کریگا۔ اپنے مخالفین فی الفروع کی دعوت مین آیۃ ادع الی سبیل ربک[+] بالحکمۃ والموعظۃ پر کاربند ہوگا۔ اسمین و اغلظ علیہم[++] پر عمل اختیار نہ کریگا۔

پہلے اسپر شان موسوی و نوحی کا ظہور تھا جنہون نے اپنی قوم کی سختیون اور سرکشیون پر ان سے بغض کیا اور درشتی اور سختی سے انپر

+ راہ خدا کیطرف لوگون کو حکمت سے بلا۔ ++ ان معاندین پر سختی کر۔

بددعا کی - اب اُس پریشان عیسوی ورابیجی کا ظہور ہوگیا ہے جنہون نے اپنی قوم پر ترس کہا کر رحم فرما کر مغفرت کی دعا کی - اور باوجود اِس شایستہ طرز خلاف اور اظہار مسایل اختلاف کے وہ اب اُس **اتفاق** کیطرف بھی رجوع کریگا جو سب مسلمان بھایون کو آپس مین حاصل ہے پر اکثر اہل اسلام کو اُسکی طرف توجہ نہین ہے - اور اظہار مسایل خلاف سے بڑھکر وہ اظہار واشاعت مسایل اتفاق مین کوشش کریگا - اور اُسکے ذریعہ سے وہ ہر ایک فرقہ اسلام کو مدد پہنچائیگا - اور مسلمانون کے اِس مخفی و مختجب اتفاق کو ظاہر کرکے اُسکی ترقی مین ساعی ہوگا - اِس **اتفاق** واتحاد کو ترقی دینے کے لئے اُسنی ایک انجمن اشاعت اسلام کی بنا ڈالی ہے جسکی کیفیت ضمیمہ ہاے سابقہ دحال مین تفصیل موجود ہے اور اپنے مسایل خلافیہ کے شایستہ طور پر اظہار کرنیکے لئے اُس نے ایک ضمیمہ علیحدہ مقرر کردیا ہے جس کے مقاصد ومبادی کی تفصیل اِسی ضمیمہ کے دیباچہ مین ہے -

الٰہی تو اِس رسالہ کے مولف اور بانی کو خلوص نیت عطا کر اور اُسکی قلم اور زبان اور الفاظ مین غیبی برکت نازل فرما اور اِس رسالہ کو یوماً فیوماً ترقی دے اور اسکو باعث ترقی اسلام واہل اسلام واشاعت السنۃ واعزاز اہل سُنت کر آمین ثم آمین

مژدہ

تالیف تنقیح البیان جواب تفسیر نیچری

تفسیر نیچری کے جواب مین امام فن مناظرہ اہل کتاب **سیدنا صرالدین محمد ابو المنصور** دہلوی (نصرہ اللہ علی معاویہ) نے کتاب تنقیح البیان کی تالیف شروع کردی ہے - بلکہ ۵۶ صفحہ تک چہاپ کر فرط عنایت سی ہمبرے پاس بہیج بہی دی ہے - ہمنے اوسکو اول سے آخر تک ایک سرسری نظر دیکہا تو جواہر زواہر معانی ومطالب سے مملو پایا - اور مولف علام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا -

جناب ممدوح نے ہر ایک تاویل وتسویل تفسیر خانصاحب کا جو مخالفین اسلام سے ماخوذ ہے پتہ بتادیا ہے اور بحوالہ نقل وکتاب ثابت کر دکہایا ہے کہ یہہ تاویل آپ نے کتب عیسائیون سے لی ہے اور وہ آتش پرستون سے اخذ کی ہے اور اس تاویل مین آپ نے مسیلمہ کذاب